لکھنو میں منعقدہ کُل ہند اردو میلے میں کلچرل اکیڈیمی کی شرکت

قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی اور اُتر پردیش اردو اکادمی کے اشتراک سے چودھواں کُل ہند اردو کتاب میلہ ۶رنومبر سے ۱۳رنومبر ۲۰۱۲ء سِینٹسِل کالج قیصر باغ لکھنؤ منعقد ہوا جس میں ملک بھر کی اردو اکیڈیمیوں اور اُردو ناشرین کی کتابیں نمائش اور فروخت کے لئے رکھی گئیں تھیں۔ ریاستی کلچرل اکیڈیمی نے بھی اس قومی میلے میں شرکت کی اور اس میں گزشتہ تقریباً نصف صدی سے شائع شدہ اردو کتابیں رکھی گئیں تھیں۔ اس کتاب میلے کا افتتاح مرکزی وزیرِ مملکت برائے فروغ انسانی وسائل شری جتن پرساد نے کیا جبکہ اردو کونسل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد اکرام الدین، اعلیٰ عہدیدار اور دیگر سرکردہ شخصیات اس موقع پر موجود تھیں۔ ایک ہفتے تک جاری رہنے والے اس میلے کے دوران بعض ادبی اور ثقافتی تقاریب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں کل ہند اردو مشاعرہ، اردو کہانیوں پر مبنی ڈرامہ، شامِ غزل، محفلِ قوالی وغیرہ شامل ہیں۔ کلچرل اکیڈیمی کا بک سٹال شائقین کی دلچسپی کا خاص مرکز بنا رہا۔ ڈپٹی سیکریٹری ناظم الدین کی قیادت میں اس میلے میں شرکت کے لئے خصوصی ٹیم نے کلچرل اکیڈیمی کی نمائندگی کی۔

شاعرِ کشمیر مہجورؔ کی یاد میں تقریب

مہجورؔ کی حیات اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی

ڈاک بنگلہ اننت ناگ میں ضلع انتظامیہ اور مہجورؔ فاؤنڈیشن کے اشتراک سے شاعرِ کشمیر پیرزادہ غلام احمد مہجور کی برسی کے سلسلے میں ۲۱رنومبر کو ایک ادبی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مہجورؔ کی حیات اور کارناموں کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ کئی کتابوں کی رسم رونمائی بھی انجام دی گئی۔ تقریب کی صدارت ضلع ترقیاتی کمشنر فاروق احمد شاہ نے کی جبکہ ایوانِ صدارت میں آئی جی کشمیر ایس۔ ایم سہائے، اننت ناگ ڈگری کالج کے پرنسپل اور دیگر اشخاص موجود تھے۔ غلام نبی خیالؔ، زاہد مختارؔ اور عمران نذیر نے مہجورؔ کی حیات اور کارناموں پر مقالے پیش کئے جب کہ عبدالسلام کیموہ اور اُن کے ساتھیوں نے کلامِ مہجور پیش کیا۔ تقریب میں منوج شیری کی ''خوشبوئے کشمیر'' اور محمد شفیع زاہد کی ''شبِ تنہائی'' کی رسم رونمائی انجام دی گئی۔ تقریب کے اختتام پر ایک کشمیری مشاعرہ ہوا جس میں وادی کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔

❁❁❁

عظمت آدم اور اقبالؔ کے موضوع پر دو روزہ سمینار

علامہ اقبال کی یومِ ولادت پر ادبی تقریب، سرکردہ سکالروں کا اظہارِ خیال

علامہ اقبالؔ کے ۱۳۵ رویں یومِ ولادت کے موقعے پر ۹ر اور ۱۰رنومبر ۲۰۱۲ء کو دو روزہ قومی سمینار کا انعقاد گاندھی بھون کشمیر یونیورسٹی میں ہوا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد نے کی۔ ایوانِ صدارت میں پروفیسر عبیدالرحمٰن ہاشمی، پروفیسر عبدالغنی مدہوش، بشیر احمد کرمانی اور پروفیسر تسکینہ فاضل ڈائریکٹر اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی موجود تھے۔ اس سمینار میں علماء، دانشور، عمائدینِ شہر، ادباء، شعراء، محققین و مصنفین کے علاوہ عاشقانِ اقبال کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کی پہلی نشست میں پروفیسر تسکینہ فاضل نے اپنے افتتاحی کلمات سے دو روزہ سمینار کا آغاز کیا اور اقبال کی عالمی تناظر میں معنویت اور عظمت پر مفصل تبصرہ کیا۔ سمینار کا کلیدی خطبہ پروفیسر عبیدالرحمٰن ہاشمی نے ''اقبالؔ اور عظمت آدم'' کے عنوان سے پیش کیا۔ اس کے علاوہ بشیر احمد کرمانی نے اپنے منفرد انداز میں عظمت آدم کے تعلق سے اقبال کی تعلیمات پر مبسوط مقالہ پیش کیا۔ پہلی نشست کے آخر پر پروفیسر طلعت احمد نے اپنے صدارتی کلمات میں اقبالؔ اور عظمتِ آدم کے حوالے سے کئی اہم (باقی صفحہ 9 پر)

وفیات

اندر کمار گجرال

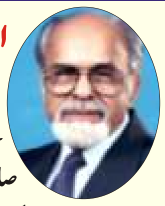

سابق وزیرِ اعظم شری اندر کمار گجرال ۳۰رنومبر ۲۰۱۲ء کو ہریانہ کے ایک ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ گجرال صاحب ۴ردسمبر ۱۹۱۹ء کو جہلم (پاکستان) میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے لاہور کے ڈی۔ اے۔ وی کالج اور ہیلی کالج آف کامرس سے تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے تحریکِ آزادی میں سرگرم رول ادا کیا تھا۔ شری گجرال وزیرِ خارجہ رہے اور بعد میں وزیرِ اعظم کے عہدے تک جا پہنچے۔ گجرال صاحب اردو شعر و ادب سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے پہلے چانسلر کی حیثیت سے بھی اپنے فرائض انجام دیئے ہیں۔ گجرال صاحب ۱۹۷۲ء میں اردو زبان کی ترقی و ترویج کے سلسلے میں قائم کردہ ایک کمیٹی کے تین سال تک ممبر رہے جو انہی کے نام سے گجرال کمیٹی کہلائی۔ آنجہانی گجرال کی وفات سے اردو زبان و ادب نے اپنے ایک ہمدرد کو کھو دیا ہے۔ گجرال صاحب کے اردو مضامین ''مضامینِ گجرال'' کے نام سے کتابی صورت میں منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔

پنڈت روی شنکر

نوبل انعام یافتہ مشہورِ عالم ستار نواز پنڈت روی شنکر ۱۱ردسمبر ۲۰۱۲ء کو ساؤتھ کیلی فورنیا امریکہ کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۹۲ رسال تھی۔ ۷راپریل ۱۹۲۰ء کو وارانسی میں ایک بنگالی گھرانے میں پیدا ہونے والے روی شنکر نے چھوٹی عمر ہی سے سنگیت کی تعلیم اُستاد علاؤالدین خان سے حاصل کی۔ موسیقی کے شعبے میں کمال حاصل کرنے کے بعد اُن کو آل انڈیا ریڈیو میں میوزک ڈائریکٹر تعینات کیا گیا۔ اُنہوں نے ہندوستانی موسیقی کے ایک اہم ساز ستار بجانے میں زبردست کمال حاصل کیا۔ اُن کی خدمات کے اعتراف میں اُنہیں پدم شری، پدم بھوشن، پدم وبھوشن، بھارت رتن، یونیسکو ایوارڈ، میگسے ایوارڈ، امریکہ کا پروقار گریمی ایوارڈ اور دیگر اعزازات سے نوازا گیا۔ ۱۹۶۸ء میں آپ راجیہ سبھا کے لئے نامزد کئے گئے۔ آپ گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے امریکہ میں رہ رہے تھے اور وہاں پر ہندوستانی موسیقی کی کئی اکیڈیمیاں قائم کیں۔ پنڈت روی شنکر کے انتقال سے ہندوستانی موسیقی کا ایک عہد اپنے اختتام کو پہنچا۔

پروفیسر محمد عبداللہ شیداؔ

ریاست کے سرکردہ دانشور، اُستاد اور ادیب پروفیسر محمد عبداللہ شیداؔ ۸راکتوبر ۲۰۱۲ء سوموار کو مرزا کامل صاحب حول سرینگر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کی عمر ۸۲ربرس تھی۔ پروفیسر شیدا ریاست جموں و کشمیر میں اردو زبان کے تئیں اپنی خدمات کے لئے مشہور و معروف تھے۔ موصوف اردو اور کشمیری کے علاوہ فارسی اور عربی کے زبردست عالم تھے جبکہ انگریزی زبان پر بھی گہری دسترس رکھتے تھے۔ انہیں علامہ اقبالؔ کے فکر و فلسفہ کے ایک ماہر کی حیثیت سے جانا جاتا تھا اور انہیں اکثر و بیشتر کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ اقبالیات میں خصوصی لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا جاتا تھا۔ مرحوم نے اردو، عربی، فارسی سے کئی کتابیں اردو اور کشمیری زبان میں ترجمہ کر کے منتقل کی ہیں جن میں مولانا ابوالکلام آزاد کا مشہور و معروف ترجمہ القرآن ''ترجمان القرآن'' بھی شامل ہے۔ پروفیسر شیداؔ کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مضامین و مقالات کی تعداد تین سو سے زائد ہے جن میں سے متعدد برصغیر کے موقر جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ مرحوم کے تئیں ریاست کے سربرآوردہ شاعر سید شبیبؔ رضوی نے درج ذیل قطعۂ تاریخ لکھا۔

اُو بسوی منزلِ اُخریٰ برفت
یعنی عبداللہ از دُنیا برفت
سالکِ راہِ رسولؐ دیں پناہ
عاملِ حق، عارفِ مَولا برفت
عالم و شاعر، مُعلّم، نیک خُو
اہلِ ایماں، صاحبِ تقویٰ برفت
گفت تاریخِ وفاتش، ہاتفی
''جانِ فضل و مَرتبت'' شیداؔ برفت

مظفر رزمیؔ

اُردو کے معروف شاعر مظفر رزمیؔ ۱۹رستمبر ۲۰۱۲ء کو کیرانہ مظفر نگر میں رحلت کر گئے۔ ان کی عمر ۷۶ربرس تھی۔ موصوف ۱۹۳۶ء میں پیدا ہوئے تھے اور ممتاز شاعر مشیر جھنجھانوی کے حلقۂ تلازہ میں شامل تھے۔ مرحوم کیرانہ کے بلدیہ میں ۳۰ربرس تک اعلیٰ عہدے پر فائز رہے اور ۱۹۹۶ء میں اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ مظفر رزمیؔ اردو کے اُن خوش بخت شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں جو اپنے چند اشعار سے تمام دنیا میں مشہور ہو گئے۔ ان کا یہ شعر زیادہ مشہور ہوا۔

یہ جبر بھی دیکھا ہے تاریخ کی نظروں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

مرحوم کا ایک شعری مجموعہ ''لمحوں کی خطا'' اردو اور دیوناگری میں شائع ہو چکا ہے۔

ہاجرہ مسرور

مشہور و ممتاز افسانہ نگار، برِ صغیر میں حقوقِ نسواں کی علمبردار ہاجرہ مسرور کا ۱۵رستمبر ۲۰۱۲ء کو کراچی میں ۸۳رسال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ہاجرہ مسرور کا آبائی تعلق ہندوستان کے مرکزِ علم و ادب لکھنؤ سے تھا۔ ان کی بہن خدیجہ مستور بھی اردو کی معروف ادیبہ تھیں۔ اردو ادب کا تذکرہ ان دونوں بہنوں کے بغیر نامکمل رہے گا۔ ہاجرہ مسرور کے افسانوں اور مختصر کہانیوں کے کم از کم سات مجموعے شائع ہوئے، ان میں ''چاند کے دوسری طرف''، ''تیسری منزل''، ''اندھیرے اُجالے''، ''چوری چھپے''، ''ہائے اللہ''، ''چرکے'' اور ''لوگ'' شامل ہیں۔

پروفیسر الطاف حسین ٹاک

وادیٔ کشمیر کے معروف ماہرِ تعلیم، کشمیر یونیورسٹی کے سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور صدر شعبۂ انگریزی پروفیسر الطاف حسین ٹاک ۱۱راکتوبر ۲۰۱۲ء کو مختصر علالت کے بعد اس دارِ فانی سے انتقال کر گئے۔ موصوف نے ۱۹۸۷ء میں کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی میں بحیثیت لیکچرر اپنے کیرئیر کا آغاز کیا اور ۳۲رسالہ کیرئیر میں انہوں نے اپنی خدمات انجام دیں۔ پروفیسر الطاف حسین ٹاک نے بہت سی کتابیں تصنیف اور تالیف کیں جن میں Coleridge and English Criticism نمایاں طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں موصوف کے کئی مقالات بین الاقوامی جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ پروفیسر ٹاک کافی عرصے تک شعبۂ انگریزی کے صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے اور آخر پر ڈین فیکلٹی آف آرٹس کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔

رضیہ بٹ

اردو کی مقبولِ عام ادیبہ اور ناول نگار رضیہ بٹ ۵راکتوبر ۲۰۱۲ء کو کراچی، پاکستان میں انتقال کر گئیں۔ موصوفہ ۱۹۲۴ء کو راولپنڈی پاکستان میں تولد ہوئیں۔ ابتدا سے ہی ادب کا گہرا شغف تھا اور ۱۹۴۰ء میں اپنے ادبی کیرئیر کا آغاز کیا۔ اُن کا ذہنی میلان افسانوی ادب کی طرف زیادہ راغب تھا اور اسی مناسبت سے ایسے شہکار افسانے اور ناول تخلیق کیئے جن کے ذکر کے بغیر اُردو ادب کی تاریخ نامکمل رہے گی۔ موصوفہ نے ۵۰رکے قریب ناول تصنیف کیئے جن میں ''معاملے دل کے''، ''امریکی یاترا''، ''قربان جاؤں''، ''ناسور''، ''صاعقہ''، ''چاہت''، ''کیسے مناؤں''، ''چشم دید گواہ''، ''حسرت کے تعمیر''، ''خواب'' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں اور ان کے ایک درجن ناولوں پر فلمیں بنائی گئیں۔ انہوں نے ساڑھے تین سو افسانے تخلیق کیئے اور کئی ریڈیو ڈرامے صفحۂ قرطاس پر لائے۔ ان کی اکثر و بیشتر تحریریں برِ صغیر کے موقر جرائد میں چھپتی رہی ہیں اور انہیں کئی اعزازات و انعامات سے نوازا گیا۔

احمد اللہ شاہ

ستمبر کے آخری ہفتے میں اکیڈیمی کے ایک سابق ڈپٹی سیکریٹری احمد اللہ شاہ صاحب مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر قریب ۷۰رسال تھی اور اُنہیں اپنے آبائی گاؤں زینہ دار محلّہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ شاہ صاحب اکیڈیمی کے اولین معماروں میں سے تھے اور انتظامی سطح پر اسے متحرک کرنے میں اُنہوں نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ اکیڈیمی سٹاف نے مرحوم کے حق میں دُعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ ❁❁❁

شریف الدین بےنوا

شریف الدین بےنواؔ ۲۴رنومبر ۲۰۱۲ء کو درگمولہ کپوارہ میں ایک دلدوز حادثے کے شکار ہو گئے اور اُن کو کریری پٹن میں اپنے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ مرحوم ۳رجولائی ۱۹۴۴ء کو زیارت محلّہ کریری بارہمولہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام سید قطب الدین بخاری ہے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم کریری کے مقامی اسکول سے حاصل کی اور ہائی اسکول پٹن سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے ادیب فاضل کی سند حاصل کی تھی اور قرآن شریف اور مذہبی کتابیں مولوی حبیب اللہ سے پڑھیں۔ موصوف کی تقرری محکمۂ صحتِ عامہ میں ہوئی اور اسی محکمے سے سینئر حکیم کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔ انہیں ابتدا ہی سے شعر و شاعری کا کافی شوق تھا اور سینکڑوں کی تعداد میں غزلیں، نعت شریف اور نغمے لکھے جو کئی رسالوں کی زینت بنے۔ مرحوم کئی ادبی انجمنوں سے وابستہ تھے۔ ان کا شعری مجموعہ زیرِ ترتیب تھا لیکن اُن کے اچانک انتقال کی وجہ سے وہ ان کے جیتے جی منظرِ عام پر نہ آ سکا۔

کلچرل اکیڈیمی اور ملک کے نامور علمی، ادبی اور تحقیقی اداروں کی مطبوعات

خریدنے کے لئے تشریف لائیں

کتاب گھر

مولانا آزاد روڈ، سرینگر/کنال روڈ، جموں/فورٹ روڈ، لیھہ